السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے نام "الستار" کے بارے میں بتائیں کیا یہ نام اسماء حسنیٰ میں وارد ہوا ہے، بعض بھائی انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسماء حسنیٰ میں یہ نام نہیں اوراللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں اس میں اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ (تمہارا بھائی نادرشاہ طالب علم نبوی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا کہنا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفی ہیں درست اورقابل قبول ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا نام "الستار" ہمیں حدیث میں ملا ہے۔ سنن نسائی (1/26) رقم: (939) میں بسند صحیح یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو کھلے میدان میں نہاتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر چڑھے اللہ تعالیٰ حمدوثنا کے بعد فرمایا، "اللہ تعالیٰ حلیم، حی ستیر بردبار حیاناک اور پردہ ڈالنے والا ہے حیا اور ستر کو پسند فرماتا ہے جب تم میں سے کوئی (نہائے تو اسے ستر کرنا چاہیئے"۔ احمد (4/224) ابوداود (2/201

رقم: (4012)۔ المشکاۃ (1/49) رقم: 447) الارواء (2335) (7/397) بیہقی (1/198) "الستیر، اور "الستار" ایک ہی ہیں اس نام کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ اس مناسبت سے ہم وہ اسماء حسنیٰ ذکر کرتے ہیں جس کا ترمذی کی مشہور حدیث میں ذکر نہیں:

اَلْحَیِیُّ، السِّتِّیرُ، الْحَنَّانُ، الْمَنَّانُ، الْمُسْتَعَانُ، العلام، المحسن، الجمیل، المولی، النصیر السید، المسعر الطیب، الوتر، الکریم، الاکرم، الشافی، الاعلی، المبین، العالم، غافر الذنب، قابل التوب، شدید العقاب، ذی الطول، الجواد، الطیف، »

«الرفیق، اھل التقوی، اھل المغفر، خیر الحافظ، خیر الراحمین، نعم المولی، نعم النصیر، نعم الماھدون، الظاھر، المبارک، فعال لما یرید، ذوالعرش المجید، القریب، القائم، الاعز، السبوحالقاھر، الغالب، الکافی، الصالح، مقلب القلوب۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا، "جب تم فیصلہ کرو تو عدل سے کام لو اور قتل کرتے ہوئے بھی احسان کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ محسن ہے اور احسان کو پسند فرماتا ہے" نکالا اسے ابن ابی عاصم نے الدیات (ص: 52) میں، ابن عدی نے الکامل

(میں جیسے کہ الصحیحہ (1/761) رقم: (479) (6/2145

میں ہے اوراحمد (5/154۔ 177) میں حدیث ابوذر میں ہے:

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان وجن، زندہ ومردہ"

خشک وتر سب اکٹھے ہو جائیں اور ہر سوال کرنے والا مجھ سے اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اس کا مانگا ہوا دے دوں تو اس سے (میرے خزانوں میں سے) اسی قدر کم ہو گا جیسے کہ تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر گزرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے اسی طرح میرے ملک میں سے کچھ کم نہیں ہوتا اس لیے کہ میں جواد اور ماجد ہوں میرا دینا کلام اور میرا عذاب کلام ہوتا ہے میں جس چیز کا ارادہ کروں تو میں صرف کن (ہو جا) کہتا (ہوں تو وہ ہو جاتا ہے۔ ابن ماجہ (2/1422) رقم: (4257

پہلی حدیث میں لیث بن سلیم ہے اور دونوں ضعیف ہیں۔ لیکن اس حدیث کا اکثر حصہ صحیح مسلم میں ہے المشکاۃ (1/205) رقم: (2350، 2326) میں ہے۔

المسیب سے مروی ہے انہوں نے کہتے ہوئے سنا کہ، "اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے، صاف ہے اور صفائی کو پسند کرتا ہے، کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے، سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے تو صاف رکھو (میرا خیال ہے) کہ اپنے گھروں کے آس پاس کو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔ وہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کا ذکر مہاجر بن مسمار سے کیا تو اس نے کہا مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد سے یہ حدیث سنائی اس کے والد نے نبیؐ سے اسی طرح۔ مگر اس نے کہا اپنے آس پاس کو صاف رکھو اور سند اس کی حسن ہے، ترمذی نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے، اور حدیث میں ہے، "یقیناً اللہ طیب ہے اور طیب اسے پسند ہے" نکالا اس حدیث کو مسلم نے اور ترمذی نے برقم: (3186) اور مسلم (2/322) المشکاۃ (2/431) میں حدیث ہے، "اللہ رفیق (نرم) ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور حدیث مسلم (651) میں ہے، "اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ "اور حدیث ابن ماجہ رقم: (3859) میں ہے، "اے اللہ میں تیرے نام ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے طاہر، طیب، مبارک اور تجھے زیادہ محبوب نام کے ساتھ۔ الحدیث۔ اور سند اس کی ضعیف ہے۔

لیکن تحقیق ثانی سے یہ بات سامنے آئی کہ ستار نام اگرچہ معنی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال کرنا صحیح ہے لیکن اس نام سے کرنا یا عبدالستار نام رکھنا مناسب نہیں کیونکہ باوجود تحقیق ہمیں اللہ کیلئے ستار نام نہیں ملا۔ یعنی جملہ خبریہ میں ستار نام استعمال کرنا درست ہے، یہ کہنا صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ ستار ہے لیکن دعاؤں میں یا ستار کہنا صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفی ہیں) اس مسئلہ کی وضاحت اس فتاوی (8/441) رقم المسئلہ (1832) میں ذکر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص](#)

ج1ص207

محدث فتویٰ